OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 2,July-Dec 2021
DOI:10.51665/al-duhaa.002.02.0130, PP: 259-273

ارض مقدسہ کے قرآنی آثار اور مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنیؒ کے مشاہدات کا مطالعہ

Study of Quranic Places of Holy Land and observations of Maulana Dr. Syed Sher Ali Shah Madani

Published: 31-12-2021
Accepted: 25-10-2021
Received: 25-09-2021

Imtiaz Ali
Ph.D Scholar, Department of Islamic studies, AWKUM
Email: iahaqqani86@gmail.com

Dr.Saeed ur Rahman
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,AWKUM
Email: saeed@awkum.edu.pk

Abstract

Ardhe-e-Quran (The Land and Nation in the Quran) is one of the major parts of Quranic studies which means the description of those lands or nations in the Quran which have been traveled and observed. The Shariah scholars of the Muslim world whether classical or contemporary have made these observations of "Ardhe-e-Quran". In this regard, the scholars of India have also made a significant contribution. Travel of the pass-outs of Jamia Dar-ul-Uloom Haqqania to these places and cities is also a part of this series. Especially Maulana Sher Ali Shah has lived in Arab countries and then he has made a regular journey to these places mentioned in the Qur'an. He observed Qur'anic places from Baitullah to Baitul Muqaddas.His travelogues, especially regarding Syria, contain useful information. The land of Syria is the blessed land, here is Jerusalem, in which Allah Almighty has created spiritual and spiritual charm when Maulana Dr. Sher Ali Shah visited this blessed city. He toured the city and observed the Quranic places. Maulana Dr. Sher Ali Shah went on Hajj by land on foot in 1966. After receiving permission from the embassies of Iran, Jordan, and Iraq, he reached Haramain on his way. After entering Iraq on January 2, 1967, he arrived in Baghdad, stayed there, and toured historical sites, then went to Jerusalem and observed the holy places there.

The golden impressions of this journey, the observations of the historical places and the details of Hajj he has written under the title of "Chand din Masjid Aqsa ki Fidhaon me (A few days in spiritual surroundings of Al-Aqsa Mosque)" and "In the luminous surroundings of the Harmain". In these journeys, He also

CC BY

observed the land of the Qur'an and the holy places, besides ancient libraries and Makhtootat.

Maulana Dr. Saeed-ul-Haq Jadoon and Mufti Bakht Shaid have written a two-volume book on the life and services of Maulana Sher Ali Shah Madani entitled "Maulana Sher Ali Madani: Life and services". In this book, Maulana Dr. Saeed-ul-Haq Jadoon has written a separate chapter on the "Observations and research on Ardh-e-Quran by Dr. Sher Ali Shah". In which Maulana Sher Ali Shah Madani has given a detailed discussion on these observations. In this regard, the researcher has intended to enlighten his analytical study on the topic of Ardh-e-Quran.

Keyword: *Ardhe-e-Quran, significant, contribution, travelogues, Jerusalem, Observations , research, enlighten.*

مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنیؒ کا تعارف

نام و نسب

آپ ابوالامجد مولانا سید شیر علی شاہ مدنیؒ ہے۔آپ 11 شعبان المکرم 1349ھ، بمطابق31 دسمبر 1930ء کو بروز جمعرات[1] صوبہ خیبر پختونخوا کے مشہور علمی اور تاریخی مقام اکوڑہ خٹک (ضلع نوشہرہ) میں سادات کی علمی اور مذہبی خاندان میں پیدا ہوئے[2]۔آپ کے والد کا نام مولانا سید قدرت شاہ ہے، جو "غازی مُلا" کے نام سے مشہور تھے[3]۔آپ کا شجرہ نسب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے واسطے سے دامادِ رسول ﷺ سیدنا حضرت علیرضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے[4]۔

آپ کے آباو اجداد شاہانِ مغلیہ کے دور میں بخارا سے باجوڑ اور باجوڑ سے ہشتنگر[5] آئے[6]۔آپ کے پردادا مولانا سید میر اوس شاہ ایک نابغہ روزگار عالمِ دین اور فقیہہ تھے، فقہ کی مشہور متن کنزالد قائق اُن کو اَزبر یاد تھی۔ مولانا سید میر وس شاہ کے چار بیٹے، مولانا سید سکندشاہ، مولانا سید عنبر شاہ، مولانا سید اکبر شاہ،اور مولانا سید حیدر شاہ تھے۔ مولانا شیر علی شاہؒ کے دادا مولانا سید عنبر شاہ تھے جو ایک جید عالم دین اور نابغہ روزگار شخصیت گزرے ہیں اور عرصہ دراز تک قضاء وافتاء کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مولانا سید قدرت شاہ مئی 1978ء بمطابق جمادی الثانیۃ1398ھ کو وفات پاگئے[7]۔

تحصیلِ علم

مولانا شیر علی شاہ مدنیؒ نے ناظرہ قرآن کریم اور ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی[8]، 1938ء میں مولانا عبدالحقؒ نے جب اکوڑہ خٹک میں "مدرسہ انجمن تعلیم القرآن" سکول کی بنیاد ڈالی، تو مولانا شیر علی شاہؒ کو اپنے والد نے اس سکول میں داخل کروایا[9]۔

آپ نے پرائمری تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسہ تعلیم القرآن کے شعبہ عربی میں داخلہ لیااور وہاں مزید تعلیم حاصل کی[10]۔ کنزالد قائق آپ نے اپنے ماموں مولانا سید مبارک شاہؒ سے پڑھی، فارسی نظم میں زلیخا کی کتاب آپؒ نے مولانا عبد الرحیمؒ[11] سے پڑھی اور مولانا عبد الحقؒ سے کافیہ پڑھی[12]۔ ضلع بونیر میں مولانا منصور احمد المعروف بہ اصولی باباجی سے ایلی محلّہ سربانڈو (ضلع بونیر) میں ھدایہ آخرین اور اصول فقہ کی کچھ کتابیں پڑھیں۔اگست 1950ء بمطابق شوال 1369ھ کو مولانا

موصوف دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی گئے، جہاں حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ سے ملا حسن، مطول اور قرآن مجید کی تفسیر پڑھ لی۔ 25 شوال 1372ھ کو آپؒ جامعہ اشرفیہ لاہور چلے گئے اور وہاں پر وقت کے بڑے بڑے جبالِ علم و معرفت جیسے مولانا مفتی محمد حسنؒ اور حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سے استفادہ کیا۔ جامعہ اشرفیہ میں چند مہینے گزارنے کے بعد واپس دارالعلوم حقانیہ آگئے۔ موصوف شوال 1366ھ کو دارالعلوم حقانیہ میں داخل ہوگئے تھےاور یکم رمضان 1373ھ بمطابق 1953ء کو آپ نے دورۂ حدیث میں پہلی پوزیشن حاصل کرکے ممتاز درجہ میں سند فراغت حاصل کی[13]۔

دورہ تفسیر

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ نے تفسیر میں شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ اور حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ سے استفادہ کیا۔ آپؒ انہی حضرات کے خصوصی شاگرد رہ چکے ہیں۔ پہلی دفعہ آپ نے حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ سے تفسیر پڑھی، امام احمد علی لاہوریؒ کے دروس میں بھی شرکت کی اور آپ سے بھرپور کسبِ فیض کیا۔ اور آخر کار مولانا عبداللہ درخواستیؒ کے پاس گئے اور ان سے تفسیر پڑھی[14]۔

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلہ

مولانا شیر علی شاہؒ نے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں اٹھارہ سال تدریس کرنے کے بعد 1972ء میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ گئے اور کلیۃالشرعیہ میں داخلہ لیا۔ وہاں چار برس تک پڑھنے کے بعد 1976-77ء میں فراغت حاصل کی[15]۔ ایم اے میں آپؒ نے تفسیر سورۃالکھف کو اپنا موضوعِ تحقیق بنایا تھا جس میں آپ کے مشرف شیخ ابو بکر الجزائری تھے۔ کئی سال تک مسلسل محنت کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے آخر کار 2 ربیع الاول سن 1403ھ کو فراغت حاصل کی[16]۔ ماجستیر کی تکمیل کے بعد فاضل مولاناؒ نے نفسِ جامعہ میں دکتوراہ (پی ایچ ڈی) میں داخلہ لیا، پی ایچ ڈی میں آپ نے تفسیر حسنِ بصریؒ کی تحقیق و مراجعت پر کام کیا، جس کی وجہ سے جامعہ نے آپؒ کو گول میڈل کے اعزاز سے نوازا۔ 4 جمادی الاولیٰ 1408ھ کو آپ کا مناقشہ ہوا اور پی ایچ ڈی کی تکمیل کی[17]۔

درس وتدریس

پی ایچ ڈی کی تکمیل کے بعد آپؒ نے دارالعلوم کراچی میں تدریس شروع کی، ایک سال بعد آپ کا تبادلہ دارالعلوم احسن العلوم کو ہوا، اور پھر دارالعلوم منبع العلوم میران شاہ کے مہتمم کے مطالبے پر آپ کا تبادلہ وہاں ہوا، آخرکار 1996ء کو مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے درخواست پر سعودی سفیر نے آپ کو دارالعلوم حقانیہ میں مدرس مقرر کیا، جہاں پر آپ نے تا حیات تدریسی خدمات انجام دی[18]۔

وفات

مولانا موصوف نے پوری زندگی دینِ متین کی خدمت اور نشر و شاعت میں گزار کر آخر کار طویل علالت کے بعد 30 اکتوبر 2015ء بروز جمعرات بوقت سہ پہر پشاور کے رحمٰن میڈیکل انسٹیٹیوٹ میں انتقال کر گئے[19]۔

ارض مقدسہ کے قرآنی آثار اور مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنیؒ کے مشاہدات "مولانا شیر علی شاہ مدنی: حیات وخدمات "اور "سفر نامہ مسجد اقصیٰ کے سائے میں "کا خصوصی مطالعہ

شام کی سرزمین مبارک سرزمین ہے، یہاں بیت المقدس ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے معنوی اور روحانی دل آویزی پیدا کی ہے، اس کو بیت المقدس اس وجہ سے کہا جاتا کہ اس میں بندہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے، یا یہ کہ یہ جگہ شرک سے پاک کرکے انبیاء کا مسکن بنایا گیا ہے[20]،اس کی فضیلت قرآن مجید نے ان الفاظ میں بیان کی ہے:

﴿يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾[21]

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ جب اس مبارک شہر میں گئے تو انھوں نے اس شہر کی سیر وسیاحت کی، مقاماتِ قرآنی کا مشاہدہ کیا۔ مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ 1966ء کو خشکی کی راستے پیدل حج کے لئے تشریف لے گئے، ایران، اردن اور عراق کے سفارت خانوں سے اجازت لے کران راستوں پر حرمین پہنچ گئے، کوئٹہ سے جاتے ہوئے 26 دسمبر 1966 کو ایران میں داخل ہوئے، تہران میں دو دن قیام کے بعد 2 جنوری 1967ء کو عراق کے سرزمین میں داخل ہوئے، رمضان کا مہینہ تھا، آپ نے پورے سفر میں روزے رکھے،، بغداد پہنچ کر یہاں قیام کیا، اور تاریخی مقامات کی سیر وسیاحت کی، پھر آپ بیت المقدس گئے اور وہاں پر مقدس مقامات کا مشاہدہ کیا، اس سفر کے سنہرے نقوش، تاریخی مقامات کے مشاہدات اور حج کے احوال آپ نے "چند دن مسجد اقصیٰ کی فضاؤں میں "اور "حرمین کی نورانی فضاؤں میں "کے عنوان سے تحریر کی ہیں۔ اس کے علاوہ 1399ھ میں آپ کو سعودی حکومت نے جامعہ اسلامیہ سے سولہ ساتھیوں سمیت ان مقدس مقامات اور قدیم کتب خانوں کو دیکھنے کے لئے بھیجا گیا۔ آپ نے یہ سفر کرکے قدیم کتب خانوں اور مخطوطات کے علاوہ ارض قرآن اور مقاماتِ مقدسہ کا مشاہدہ کیا، چنانچہ آپؒ تحریر فرماتے ہیں:

> ہمارا رحلہ 7 ربیع الثانی 1399ھ کو پیر کے دن دمشق پہنچ گیا۔ جہاں ہم نے جامع مسجد اموی، قبر صلاح الدین ایوبی اور وزیر عماد الدین زنگی کے مزار اور دیگر اہم مقامات کی زیارتیں کیں[22]۔

تاہم اس سفر کے احوال قلمبند نہیں ہیں، کچھ احوال آپ کے خود نوشت غیر مطبوعہ سوانح حیات میں موجود ہیں، جس سے اس باب میں استفادہ کیا جائے گا، اس سفر کی غرض وغایت کو مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نے الفندق الاموی دمشق سے 19 ربیع الثانی 1399ھ کو مولانا سمیع الحق کے نام ایک خط میں ان الفاظ میں بیان کیا:

> جامعہ اسلامیہ کے مصارف پر ہم سولہ طلبہ جامعہ اسلامیہ کے لائبریرین کے نگرانی میں 7 ربیع الثانی کو مدینہ منورہ سے دمشق آئے ہیں، یہ رحلہ مخطوطات، قدیم کتب خانوں، مقدس مقامات اور اسلامی تاریخی مشاہد کے معائنہ کیلئے آیا ہے، یہاں کے مقامات دیکھنے کے بعد پھر حمص، حماہ، حلب کے مشاہد دیکھنے کیلئے گئے، چار دن حلب ہی میں رہے، وہاں کے عظیم کتب خانہ میں مخطوطات دیکھے، جو ساڑھے پانچ ہزار سے زیادہ ہیں، مشہور قلعہ دیکھا، جو تمام دنیا میں درجہ ثانیہ پر ہے، پھر وہاں سے لاذقیہ گئے، جو بحر ابیض متوسط کے کنارے ہے، وہاں سے طرطوس گئے ،اب واپس دمشق پہنچے ،کاش آپ اس سفر میں ساتھ ہوتے تو سفر زیادہ فائدہ خیز ہوتا، اگر مدینہ منورہ میں فرصت ملی تو چار پانچ صفحات کا ایک مضمون سفر نامہ الحق کیلئے لکھ دونگا۔ ہم انشاء اللہ پیر کے دن (21 ربیع الثانی) کو نماز ظہر کے بعد واپس مدینہ منورہ جائیں گے[23]۔

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ جب اس مبارک شہر میں گئے تو انھوں نے اس شہر کی سیر و سیاحت کی، مقاماتِ قرآنی کا مشاہدہ کیا، اور اس مبارک شہر کی بہت خوبصورت الفاظ میں منظر کشی کی ہے، لکھتے ہیں:

"ہماری بس جب پہاڑوں کے پیچ در پیچ سلسلوں سے نکلی تو سامنے بیت المقدس کا پُر شکوہ اور بارعب شہر نظر آیا۔ مسجد اقصیٰ کے سفید جاذب نظر گنبد نے دلوں کو اپنی طرف کھینچا، مسجد صخرہ کی حسین و جمیل عمارت پر سنہری گنبد ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ ایک بہت بڑا نیلم سورج کی شعاؤں کے اثرات سے جھلمل جھلمل کر رہا ہے۔ حرم قدس کی قلعہ نما سنگین اور مضبوط چار دیواری، فلک بوس مینارے دور سے دیکھنے والے کے دیدہ و دل میں اپنی قدامت کا نقشہ اُتار رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان مقامات پر کتنی بے پناہ رعنائی اور لامحدود جاذبیت ودیعت کر رکھی ہے۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد مبارک کا شہر ہے۔ اس کی پہلی آبادی جنّات کے ہاتھوں سے کرائی گئی تھی، بیت المقدس کے چاروں طرف پہاڑوں اور وادیوں میں زیتون، انجیر، انگور، سرو سے قدرتی پیدا شدہ زمردی رنگ نے یہاں کے نشیب و فراز کو بہت ہی دلکش بنا دیا ہے، یہ تو اس شہر کی ظاہری دلکشی کا سامان ہے۔"[24]

مولانا شیر علی شاہ مدنی: حیات و خدمات میں مباحث ارض قرآن

مولانا شیر علی شاہ مدنیؒ پر مولانا ڈاکٹر سعید الحق جدون اور مفتی بخت شید نے "مولانا شیر علی مدنی: حیات و خدمات" کے نام سے دو جلد پر مشتمل کتاب لکھی ہے۔ جس میں مولانا ڈاکٹر سعید الحق جدون نے "مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ کی ارضِ قرآن پر تحقیق اور مشاہدات" کے عنوان سے مستقل باب لکھا ہے۔ جس میں مولانا شیر علی شاہ مدنیؒ کے مشاہدات پر تفصیلی کلام کیا ہے۔ اس ریسرچ پیپر میں ان مشاہدات سے استفادہ کیا جائے گا۔

قرآنی آثار اور مولانا شیر علی شاہ مدنی کے مشاہدات

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنی نے ارض مقدسہ میں جن مقامات کا مشاہدہ کیا ان کے بارے میں کچھ نہ کچھ لکھا۔ ذیل میں ان مقامات کے بارے میں تفصیلی تذکرہ موجود ہے۔

قبلہ اول مسجد اقصیٰ کی زیارت

بیت المقدس مسلمانوں کا قبلہ رہا ہے، اس کی فضیلت پر قرآنی ایات، اثار و احادیث اور اسلامی تاریخ گواہ ہے، قرآن کریم میں تو صراحت کے ساتھ اس مقدس مسجد کی فضیلت مذکور ہے، مولانا شیر علی شاہؒ نے اس سفر نامہ میں مسجد اقصیٰ کی ایسی منظر کشی کی ہے، جس کے پڑھنے سے بندہ یہ محسوس کر رہا ہوتا ہے، کہ گویا وہ خود مسجد اقصیٰ میں ہے، حضرت شیخ نے اپنے مشاہدات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

"چھت پوش اور مسقف راستوں سے ہوتے ہوئے باب المئذنۃ الحمراء اور باب الرُّسل کے راستہ سے حرم تک پہنچے، مسجد اقصیٰ پہنچ کر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کی پروردگار عالم کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے اس بے بال و پرَ کو بے سروسامانی کے عالم میں اس مبارک مقام تک رسائی کی سعادت بخشی۔ مسجد اقصیٰ اور مسجد صخرہ دونوں کا صحن اور میدان تقریباً پانچ فرلانگ لمبا اور تین فرلانگ چوڑا ہوگا اور مسجد اقصیٰ کا ہال ایک سو بیس قدم لمبا اور سو قدم چوڑا ہوگا، اس کے اندر سنگ مرمر کے بے شمار طویل و عریض ستون ہیں اور ہر ایک ستون ایک ہی پتھر سے بنایا

گیا ہے، محراب میں مختلف رنگوں کے رنگین سنگ مرمر کے باریک ستون نصب ہیں۔اس محراب کے بائیں کونے میں ﴿ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی ﴾ کی آیت کریمہ قدیم زمانے کی کتابت ورسم الخط میں دلچسپی رکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کراتی ہے۔"[25]

حضرت مریم علیہا السلام کی عبادت گاہ

قرآن کریم کی سورہ ال عمران میں حضرت مریم علیہا السلام کا تفصیلی واقعہ مذکور ہے، کہ آپ کی والدہ حنہؒ بنت فاقوذہ[26] نے ان کو بیت المقدس کی خدمت کے لیے اس وجہ سے وقف کیا تھا کہ آپ نے منت مانی تھی، اس نذر کی تفصیل کے بارے میں ابن جریر طبری نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

أَنَّ امْرَأَةَ عِمْرَانَ كَانَتْ عَجُوزًا عَاقِرًا تُسَمَّى حَنَّةَ، وَكَانَتْ لَا تَلِدُ، فَجَعَلَتْ تَغْبِطُ النِّسَاءَ لِأَوْلَادِهِنَّ، فَقَالَتِ: اللَّهُمَّ إِنَّ عَلَيَّ نَذْرًا شُكْرًا إِنْ رَزَقْتَنِي وَلَدًا أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ عَلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَيَكُونُ مِنْ سَدَنَتِهِ وَخُدَّامِهِ. قَالَ: وَقَوْلُهُ: ﴿ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا ﴾ [27]فإنّ معناه: إني جعلت لك يا رب نَذْرًا أنّ لك الذي في بطني محرّرًا لعبادتك. يعني بذلك: حبستُه على خدمتك وخدمة قُدْسك في الكنيسة، عتيقةً من خدمة كلّ شيء سواك، مفرّغة لك خاصة[28].

مولانا شیر علی شاہ نے اس سفر نامے میں اس مقام کا مختصر تذکرہ کرتے ہوئے بیت المقدس کی اذان کے بارے میں لکھا ہے:

"آگے چل کر حجرہ مریم دیکھا جہاں مریم علیہا السلام عبادت میں مصروف رہتی تھیں، زائرین یہاں دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہیں۔ ﴿ کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیۡہَا زَکَرِیَّا الۡمِحۡرَابَ ۙ وَجَدَ عِنۡدَہَا رِزۡقًا ۚ قَالَ یٰمَرۡیَمُ اَنّٰی لَکِ ہٰذَا ؕ قَالَتۡ ہُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ ؕ ﴾[29]۔ (جب بھی زکریا ان کے پاس ان کی عبادت گاہ میں جاتے ان کے پاس کوئی رزق پاتے) میں اسی محراب کی طرف اشارہ ہے۔اس مبارک زمین میں دو رکعت تحیۃ المسجد کی نیت کرلی تاکہ اس مقدس خطہ کو سجدہ گاہ بنا کر اسے اپنی جبین نیاز سے بار بار چھوؤں، کبھی اس پر زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، مریم علیہا السلام، عیسی علیہ السلام اور بیشمار پیغمبروں کی مقدس نورانی جبینوں نے سجدے کئے ہیں۔ یہاں ان کی ہدایت بھری آوازیں گونجی ہیں، ان دیواروں نے ان کے مقدس چہرے دیکھے ہیں[30]۔

روضۂ داود علیہ السلام

حضرت داود علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام دونوں ایسے پیغمبر تھے، جن کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ حکومت بھی دی تھی، اس کے ساتھ بے شمار احسانات کی تھیں، قرآن کریم نے کئی مقامات پر اس کی وضاحت کی ہے، ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاذۡکُرۡ عَبۡدَنَا دَاوٗدَ ذَا الۡاَیۡدِ ۚ اِنَّہٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرۡنَا الۡجِبَالَ مَعَہٗ یُسَبِّحۡنَ بِالۡعَشِیِّ وَ الۡاِشۡرَاقِ ﴿ۙ۱۸﴾ وَ الطَّیۡرَ مَحۡشُوۡرَۃً ؕ کُلٌّ لَّہٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَ شَدَدۡنَا مُلۡکَہٗ وَ اٰتَیۡنٰہُ الۡحِکۡمَۃَ وَ فَصۡلَ الۡخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَ ہَلۡ اَتٰىکَ نَبَؤُا الۡخَصۡمِ ۘ اِذۡ تَسَوَّرُوا الۡمِحۡرَابَ ﴿ۙ۲۱﴾ ﴾[31]

بیت المقدس میں حضرت داود علیہ السلام کے جو آثار ہیں ان میں سے ایک محراب داود علیہ السلام ہے، جس کا قرآن نے بیان کیا ہے، کئی علماء اور اصحابِ تاریخ نے اس کے بارے میں لکھا ہے، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نے اس بابت میں کچھ نہیں لکھا ہے، ناصر الدین خسرو اپنے سفر نامے میں اس محراب کے بارے میں لکھتے ہیں:

وَفِي الْجَانِب الشمالي لساحة الْمَسْجِد لَا على الدكة بِنَاء بِهِ كَأَنَّهُ مَسْجِد صَغِير يشبه الحظيرة وَهُوَ من الْحجر المنحوت يزِيد ارْتِفَاع حوائطه على قامة رجل وَيُسمى محراب دَاوُد[32]

داود علیہ السلام کے روضہ مبارکہ کو حضرت شیخ نے دوربین سے دیکھا، جس کے بارے میں لکھتے ہیں:

"میں نے جبل زیتون سے ان کے دوربین پر وہ علاقہ دیکھا جہاں سے حضرت داؤد علیہ السلام کا روضہ اور فلسطین کا مقبوضہ علاقہ نظر آرہا تھا۔"[33]

اس سفر نامے میں ایک مقام پر ڈاکٹر سید شیر علی شاہؒ اس مزار کے دروازے "باب داؤد" کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

"یہ قلعہ بیت المقدس کی جانب جنوب مغرب میں راستہ ہی میں باب داؤد بھی دیکھا، جہاں سے داود علیہ السلام کے روضہ کی طرف راستہ جاتا ہے، یہ دروازہ اب بند ہے، قلعہ کے اندر جانے کی اجازت نہ ملی، یہاں ان دنوں فوج کی کڑی نگرانی ہے، قلعہ کے جانب مغرب یہودیوں کا مقبوضہ شہر ہے جو یروشلم کہلاتا ہے۔"[34]

حضرت زکریا علیہ السلام کے محراب کا تذکرہ

حضرت زکریا علیہ السلام ایک جلیل القدر پیغمبر تھے، قرآن کریم میں سات مقامات پر آپ کا تذکرہ آیا ہے[35]، قرآن کریم میں آپ کے محراب کا تذکرہ آیا ہے، ایک ایت میں حضرت زکریا علیہ السلام کو بشارت کے سلسلے میں اس محراب کا بیان ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

﴿فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى﴾[36]

ایک اور آیت میں آپ کے محراب سے نکلنے کا تذکرہ ہے:

﴿فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝﴾[37]

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کے محراب کا مشاہدہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

"اس زمین دوز مسجد اقصیٰ میں زکریا علیہ السلام کا وہ محراب قابل دید ہے، جس کا رخ مسجد صخرہ کی طرف ہے یعنی جانب شمال کو، اس وقت قبلہ یہی تھا، اب تو قبلہ بیت اللہ ہے، جو جانب جنوب کو ہے، یہ محراب مسجد صخرہ کے بالمقابل ہے۔"[38]

حضرت یوسف علیہ السلام کے کنوئیں کا تذکرہ

حضرت یوسف علیہ السلام کا تفصیلی واقعہ سورۂ یوسف میں ہے، حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا، اس کنوئیں کے بارے میں قرآن کریم میں دو مقامات پر ان الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے:

1۔ ﴿قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝﴾[39]

2۔ ﴿فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝﴾[40]

عبد المؤمن بغدادی نے اس کنوئیں کے بارے میں لکھا ہے:

وجب يوسف الصدّيق عليه السلام الذي ألقاه فيه إخوته بالأردنّ الأكبر، بين بانياس وطبريّة قبل طبرية باثنى عشر ميلا. وقيل: إنّ منزل يعقوب عليه السلام كان بنابلس. والجب الذي ألقى فيه يوسف عليه السلام بينه وبين قرية من قراها يقال لها سنجل[41].

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ اس تاریخی کنوئیں کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"عام روایات کے مطابق یہاں پر ہی (نابلس میں) بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالا تھا۔"[42]

حضرت شعیب علیہ السلام کے آثار

حضرت شعیب علیہ السلام کا تذکرہ قرآن کریم میں گیارہ مقامات[43] پر آیا ہے، آپ جس قوم کی طرف مبعوث ہوئے، اسے قرآن نے مدین اور اصحاب الایکہ کے نام سے یاد کیا ہے، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاری کا میلان یہ ہے کہ یہ دونوں ایک قوم کے نام ہیں[44]، جب کہ مولانا سید سلیمان ندوی کی تحقیق یہ ہے کہ یہ دو الگ قومیں ہیں، ان کا رجحان یہ ہے کہ مدین کی حدود اردن میں ہیں جبکہ ایکہ تبوک کا دوسرا نام ہے[45]۔

وادی شعیب میں حضرت شعیب علیہ السلام کا مزار اور وہ کنواں ہے جس کا تذکرہ قرآن میں ﴿ وَ لَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ﴾[46]" سے آیا ہے، جہاں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیوں کو پانی بھر کردیا، اور یہاں سے حضرت شعیب علیہ السلام کے خاندان سے ان کا تعارف ہوا۔ مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نے حضرت شعیب علیہ السلام کے مزار اور اس تاریخی کنوئیں پر بات کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

> "عمان سے صبح ہم نے اقتصاد کمپنی سے ٹکٹ خریدے اور فرصت پا کر سلط روانہ ہوئے، جہاں شعیب علیہ السلام کا مزار ہے، سلط سے اریحا تک دو پہاڑوں کے درمیان 45 کلو میٹر کا راستہ ہے، اس کو وادی شعیب کہتے ہیں، شعیب علیہ السلام کی قبر کے قریب وہ کنواں بھی بتاتے ہیں جہاں موسیٰ علیہ السلام نے مصر سے آکر شعیب علیہ السلام کی بھیڑ بکریوں کو پانی پلایا تھا۔ سلط میں نبی جارود کی قبر بھی بتاتے ہیں۔[47]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قرآنی آثار

حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے عظیم المرتبت پیغمبر تھے، قرآن کریم میں سب سے زیادہ تذکرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا آیا ہے، قرآن کریم میں ایک سو چھتیس بار آپ کا نام آیا ہے[48]۔ مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نے اپنے اس سفر نامے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آثار کا مشاہدہ کیا اور انھیں تحریر کیا ہے۔

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نے اپنے اس سفر نامے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جن آثار کا مشاہدہ کیا، اس میں ایک یہ مقام ہے، جس کے بارے میں مفسرین نے لکھا ہے کہ فرعون سے نجات کے بعد بنی اسرائیل یہاں اترے، یہ اریحا شہر ہے، جس کے بارے میں حضرت شیخ کے تاثرات حسبِ ذیل ہیں:

> "اریحا تاریخی نقطہ نظر سے اہم شہر ہے، بعض مفسرین ﴿ اِهْبِطُوْا مِصْرًا ﴾[49] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس شہر سے مراد غالباً اریحا ہے، بنی اسرائیل جب صحرائے سینا میں ترنجبین اور بٹیر (من و سلویٰ) کے کھانے سے شکایت کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے، خدا سے ہمارے لیے دُعا کیجئے کہ وہ ہمیں ترکاری، ساگ، سبزی، تھوم پیاز عطا فرماوے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اریحا جانے کا حکم دیا جہاں عمالقہ قوم آباد تھی، بنی اسرائیل عمالقہ سے ڈر کے مارے اریحا جانے سے انکار کر گئے تو چالیس سال تک صحرائے سینا میں بھٹکتے رہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے خلیفہ یوشع بن نون علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو لیکر اریحا کو فتح کیا۔ بعض مفسرین نے مصراً سے قدس اور بعض نے ایلہ بھی مراد لیا ہے کیونکہ ﴿ اِهْبِطُوْا مِصْرًا ﴾ میں مصراً اسم نکرہ ہے جسکا معنیٰ ''تم کسی بھی شہر میں چلے جاو تو وہاں تمہیں مطلوبہ

سبزیاں مل جائیں گی''۔ مگر قرین قیاس یہ ہے کہ مصراً سے اریحا مراد لیا جائے کیونکہ اس علاقہ میں اریحا ایک ایسی جگہ ہے جہاں چاروں طرف دور دراز تک ہموار زمین ہے جو کچھ تو دریائے اردن سے سیراب ہوتی ہے اور اکثر حصہ یہاں کے مشہور چشموں سے جو عین السلطان، عین الدویک، عین القرنطل کے نام سے مشہور ہیں اس وسیع زرخیز زمین کے سینہ پر صحرائے سینا میں پھیلے ہوئے لاکھوں بنی اسرائیل کا گزراوقات ہوسکتا تھا اور یہاں کی ترکاریاں انکی شدت حرص اور شوقِ سبزی خوری کو پورا کرسکتی تھیں۔ واللہ تعالي أعلم وعلمه أتم و أحكم۔"[50]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تاریخی آثار

بیت اللحم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آثار موجود ہیں، امت مسلمہ آپ کو ایک جلیل القدر پیغمبر کے نام سے جانتی ہے، قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر آپ کا تذکرہ آیا ہے، قرآن کریم میں عیسیٰ کے لفظ سے پچیس بار[51]، مسیح کے لفظ سے گیارہ بار[52] اور ابن مریم کے نام سے تیئیس بار[53] آپ کا تذکرہ ہوا ہے، تمام آیات نقل کرنا طوالت کا باعث بنتا ہے، اس لئے تینوں میں سے ہر ایک کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے:

1۔ عیسیٰ: ﴿اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ﴾[54]

2۔ مسیح: ﴿اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ﴾[55]

3۔ عیسیٰ بن مریم: ﴿قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ﴾[56]

رفع مسیح کا مقام وہ جگہ ہے، جہاں عیسیٰ علیہ السلام رات کو عبادت کیا کرتے تھے، اور جب یہودیوں نے قتل کے ارادہ پر ان کے اس مکان کا محاصرہ کیا، تواللہ تعالیٰ نے ان کو آسمانوں پر اٹھایا، اس جگہ کو موضع رفع المسیح کہتے ہیں، ابن بطوطہ نے اپنے سفر نامے میں اس مقام کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

فمنها بعدوة الوادي المعروف بوادي جهنم في شرقي البلد على تلّ مرتفع هنالك بنية يقال إنها مصعد عيسى عليه السلام إلى السماء.[57]

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ موضع رفع المسیح کا مشاہدہ خود کرچکے ہیں اس حوالے سے آپؒ تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت سلمان فارسی کے اس مزار سے دوفرلانگ کی مسافت پر جانب جنوب کو وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام رات کو عبادت کیا کرتے تھے، اور جب یہودیوں نے قتل کے ارادہ پر ان کے اس مکان کا محاصرہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمانوں پر اٹھایا، اس جگہ کو "موضع رفع المسیح" کہتے ہیں۔ اس جگہ مردوزن کا ہجوم رہتا ہے، یہاں ساتھ والے مکان پر چڑھ کر دیکھیں تو بیت المقدس کا وہ حصہ صاف نظر آتا ہے جو یہودیوں کے قبضہ میں ہے، یہاں سے داؤد علیہ السلام کا روضہ بھی دکھائی دیتا ہے، جو شہر کے مغربی جنوبی حصہ میں ہے، یہ روضہ یہودیوں کے مقبوضہ حصہ میں ہے۔[58]

افسوس کی بات ہے جہاں کہیں بھی عیسائیوں کا تسلط ہے وہ برابر اپنے باطل عقائد وافکار کی اشاعت کرتے ہیں، مگر مسلمان گائیڈ جو باہر سے آنے والے مسیحیوں کی قیادت ورہبری کرتے ہیں وہ ان مسیحیوں کے عقائد کے خلاف ایک لفظ تک نہیں بول سکتے، اس کا علم ہمیں "موضع رفع المسیح" میں ہوا۔ ایک مسلمان عیسائیوں کو ایک جگہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہنے لگا کہ یہاں عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھایا گیا وہ اتنا بھی نہ کہہ سکا کہ تمہارے عقائد کے مطابق یہ ان کی سولی کی جگہ ہے اور ہمارے

مسلمانوں کے لیے یہ جگہ اس لیے متبرک ہے کہ یہاں سے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمانوں پر اٹھایا تھا۔[59]

کنیسۃ المھد (جائے پیدائش عیسیٰ علیہ السلام)

بیت اللحم میں ایک مقام ہے، جہاں حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تھی، جس کے بارے میں قرآن مجید نے حضرت مریم علیہا السلام کے تفصیلی واقعہ میں تصریح کی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَهُزِّيٓ اِلَيۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبًا جَنِيًّا﴾[60]

حافظ ابن کثیر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش کا تعین کرتے ہوئے لکھا ہے:

أَنَّهُ وُلِدَ بِبَيْتِ لَحْمٍ قَرِيبًا مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ[61]

"آپ بیت المقدس کے نزدیک بیت اللحم میں پیدا ہوئے۔"

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

كَانَ ذَلِكَ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَمْيَالٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فِي قَرْيَةٍ هُنَاكَ يُقَالُ لَهَا: "بَيْتُ لَحْمٍ"[62].

"یہ مقام بیت المقدس سے آٹھ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں میں واقع ہے، جیسے بیت اللحم کہا جاتا ہے۔"

کنیسۃ المھد کی تاریخی حیثیت اور موجودہ حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ تحریر فرماتے ہیں:

"کنیسۃ المھد مسیحیوں کے تصرف میں ہے انہوں نے یہاں عظیم الشان پُر شکوہ چرچ تعمیر کیا ہے جس میں سینکڑوں سونے کے چھوٹے جھاڑ فانوس اور کٹورے لٹکائے گئے ہیں، مسیح علیہ السلام کی پیدائش گاہ کو مصنوعی تاریکیوں میں گھیر دیا ہے، عیسائی کے اکثر و بیشتر عبادت خانوں میں مصنوعی تاریکی پیدا کرنے کے لیے جابجا دیواروں پر سیاہ غلاف لگا دیئے گئے ہیں اور بجلی کی روشنی سے ان مراکز کو محروم رکھا گیا ہے، یہاں بھی تمام دیواریں تصویروں سے بھری پڑی ہیں، جس جگہ عیسی علیہ السلام کی پیدائش ہوئی ہے، وہاں مسیحی نذرانے اور شکرانے رکھتے ہیں".[63]

حضرت شیخ نے اس مقام میں قرآنی آیت ﴿فَنَادٰىهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ اَلَّا تَحۡزَنِىۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّكِ تَحۡتَكِ سَرِيًّا﴾[64] میں سریا کے مختلف معانی کرتے ہوئے اس مقام پر تطبیق کی کوشش کی ہے، لکھتے ہیں:

"مجھے ساتھی نے کہا: یہاں چشمہ اور کھجور کہاں ہیں میں نے کہا یہ تو ضروری نہیں کہ اب تک وہ کھجور اور چشمہ باقی رہیں اگر قرآن مجید کے لفظ ﴿سَرِيًّا﴾ کا معنی سردار لیا جائے (جیسا کہ بعض مفسرین فرماتے ہیں: ﴿قَدۡ جَعَلَ رَبُّكِ تَحۡتَكِ سَرِيًّا﴾ اے مریم تیرا پروردگار تجھ کو ایک بڑا سردار (عیسیٰ بخشنے والا ہے) تو چشمہ کے موجود نہ ہونے کا کوئی اشکال باقی نہیں رہتا، اور اگر ﴿سَرِيًّا﴾ کا معنی چشمہ لے لیں تو بقول مفسرین یہ چشمہ اور کھجور بطور کرامت موجود ہو گئے تھے تاکہ حضرت مریم ان امور خارق للعادۃ کو دیکھ کر مطمئن ہو جائے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس خشک زمین پر چشمہ نکالا اور اس خشک درخت پر کھجوریں لگا دیں وہ مجھے بھی بطور خرقِ عادت بیٹا دینے پر قادر ہے۔"[65]

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

[1] مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ، سوانحی احوال پر مشتمل خط، ماہنامہ البشریٰ، مکتوبات اکابر نمبر (نوشہرہ: جامعہ تحسین القرآن، س ن) ص: ۹

Mowlānā Dr.Shyr 'lī Shāh, Sawānḥī Aḥwāl par Mushtamil Khaṭ, Māhnāmat al-Bushrā, Maktūbāt Akābir Number, (Nowshehrat: Jām'at Taḥsīn al-Qurān), p:9

[2] سعید الحق جدون، مفتی بخت شید، مولانا شیر علی شاہ مدنی: حیات و خدمات (الارشاد اکیڈمی، بام خیل، صوابی، مارچ ۲۰۱۸) ج: ۱، ص: ۶۹

Sa'īd al-Ḥaq Jadūn, Muftī Bakht Shyd, Mowlānā Shyr 'lī Shāh Madnī: Ḥayāt wa Khidmāt (al-Irshād Academy, Bām Khyl, Ṣwābī, March2018), Vol:01,p:69

[3] مقدمہ تفسیر حسن بصری، تحقیق و مراجعت دکتور شیر علی شاہ، (نوشہرہ: مکتبہ رشیدیہ اکوڑہ خٹک، ۲۰۰۷ء) ص: ۵

[4] سعید الحق جدون، مفتی بخت شید، مولانا شیر علی شاہ مدنی: حیات و خدمات، ج: ۱، ص: ۷۲

Sa'īd al-Ḥaq Jadūn, Muftī Bakht Shyd, Mowlānā Shyr 'lī Shāh Madnī: Ḥayāt wa Khidmāt, Vol:01,p:72

[5] ہشتنگر: درایائے لنڈا (دریائے کابل) اور اس کے گرد و پیش علاقے کو مؤرخین نے ہشت نگر کے نام سے ذکر کیا ہے، جسے بول چال میں تخفیفاً اشنغر کہا جاتا ہے۔ یہ علاقہ نوشہرہ سے ابازئی تک دریائے سوات کے مشرقی جانب واقع ہے، اس میں آٹھ بڑی بستیاں تھیں، جس کی وجہ سے اس خطے کا نام ہشت نگر پڑ گیا، ان میں سے چارسدہ، پڑانگ، تورنگزئی، اتمانزئی اور تنگی زیادہ مشہور تھیں۔ [مولانا غلام رسول مہر، تحریک سید احمد شہیدؒ، (مکتبہ دار الکتاب، دیوبند، ۲۰۰۸) ج: ۱، ص: ۴۴۹]

Mowlānā Ghulām Rasūl Mehr, Taḥrīk Syed Aḥmad Shahīd, (Maktabat Dār al-Kitāb, Deoband, 2008),Vol:01,p:449

[6] مولانا سمیع الحق، دار العلوم کے اولین اراکین کا تذکرہ، الحق شیخ الحدیث مولانا عبد الحق نمبر (جلد ۲۸، شمارہ ۶، مارچ ۱۹۹۳ء، مؤتمر المصنّفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک) ص: ۱۰۳۸

Mowlān Samī' al-Ḥaq, Dār al-'ulūm kay Awalīn Arākīn kā Tazkirat, Al-Ḥaq, Sheikh al-Ḥadīth Mowlānā 'bd al-Ḥaq No. (Vol:28, Issue:06, March, 1993ac, Mū,tamir al-Muṣanifīn Dār al-'ulūm Ḥaqqāniyat Akūrat Khatat), p:1038*

[7] سعید الحق جدون، مفتی بخت شید، مولانا شیر علی شاہ مدنی: حیات و خدمات، ج: ۱، ص: ۷۲

Sa'īd al-Ḥaq Jadūn, Muftī Bakht Shyd, Mowlānā Shyr 'lī Shāh Madnī: Ḥayāt wa Khidmāt,Vol:01,p:72

[8] مقدمہ تفسیر حسن بصری، تحقیق و مراجعت دکتور شیر علی شاہ، ص: ۵

Muqaddimat Tafsīr Ḥasan Baṣrī, Taḥqīq wa Murāj'at, Dr.Shīr 'lī Shāh, p:05

[9] کاروان حقانیہ، مرتب حافظ ظفر زمان حقانی، (موتمر المصنّفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، س ن) ص: ۳۳

Kārwān-e-Ḥaqqāniyat, Murattib Ḥāfiẓ Ẓafar Zamān Ḥaqqānī, (Mūutamar al-Muṣanfīn Dār al-'ulūm Ḥaqāniyat Akūrat Khattak), p:33

[10] سعید الحق جدون، مفتی بخت شید، مولانا شیر علی شاہ مدنی: حیات و خدمات، ج: ۱، ص: ۹۲

Sa'īd al-Ḥaq Jadūn, Muftī Bakht Shyd, Mowlānā Shyr 'lī Shāh Madnī: Ḥayāt wa Khidmāt,Vol:01,p:92

[11] حاجی عبد الرحیم: آپ قصابانو حاجی صاحب کے نام سے مشہور تھے، ۱۸۴۸ء کو کونڑ، افغانستان میں پیدا ہوئے، جوانی میں وہاں سے ہجرت کرکے اکوڑہ خٹک میں سکونت اختیار کرلی، علوم دینیہ کے حصول کے لیے ہندوستان اور بغداد کے اسفار کیے، سترہ سال عراق میں رہے اور سترہ پیدل حج کیے، فراغت کے بعد اکوڑہ خٹک میں تدریس شروع کی، فارسی، عربی اور ترکی زبانوں کے ماہر تھے، مولانا عبد الحق باباجیؒ اور مولانا گل بادشاہؒ دونوں نے گلستان، بوستان اور پنج گنج وغیرہ کتابیں آپ سے پڑھیں، مولانا شیر علی شاہؒ نے بھی فارسی نظم میں آپ سے استفادہ کیا، ۱۹۵۶ء کو وفات پاگئے۔ [محمد عدنان زیب، داستان سرائے (نوشہرہ، اکوڑہ خٹک: خلیل پبلیکیشنز، ۲۰۱۳ء) ص: ۶۴، ۶۵]

Nowshehra, Akūrat Khatak, (Khalīl Publications, 2013ac), pp:64-65

[12] سعید الحق جدون، مفتی بخت شید، مولانا شیر علی شاہ مدنی: حیات وخدمات، ج:۱، ص: ۹۵،۹۸

Sa'īd al-Ḥaq Jadūn, Muftī Bakht Shyd, Mowlānā Shyr 'lī Shāh Madnī: Ḥayāt wa Khidmāt, Vol:01, pp:95,98

[13] نفس مصدر، ج:۱، ص: ۱۰۵

Ibid, Vol:01, p:105

[14] قلمی نسخہ خود نوشت سوانح حیات، مولانا شیر علی شاہ، ص: ب

Qalmī Nuskhat, Khod Nosht Sawāniḥ Ḥayāt, Mowlānā Shyr 'lī Shāh, p:Bā

[15] قلمی نسخہ خود نوشت سوانح حیات، شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ، ص: ب

Qalmī Nuskhat, Khod Nosht Sawāniḥ Ḥayāt, Mowlānā Shyr 'lī Shāh, p:Bā

[16] سعید الحق جدون، مفتی بخت شید، مولانا شیر علی شاہ مدنی: حیات وخدمات، ج:۱، ص: ۱۲۶

Sa'īd al-Ḥaq Jadūn, Muftī Bakht Shyd, Mowlānā Shyr 'lī Shāh Madnī: Ḥayāt wa Khidmāt, Vol:01, p:126

[17] نفس مصدر، ج:۱، ص: ۱۳۳

Ibid, Vol:01, p:133

[18] نفس مصدر، ج:۱، ص: ۲۹۷تا۲۹۹

Ibid, Vol:01, pp:297-299

[19] مولانا عرفان الحق حقانی، ماہنامہ الحق کا شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ: حیات وخدمات نمبر، ص: ۲۵

Mowlānā 'rfān al-Ḥaq Ḥaqqānī, Māhnāmat al-Ḥaq kā Sheikh al-Ḥadīth Mowlānā Shyr 'lī Shāh: Ḥayāt wa Khidmāt Number, p:25

[20] جمال الدین، عبد الرحمٰن بن علی الجوزی، فضائل القدس، بیروت، دار الآفاق الجدیدۃ، ۱۹۸۰م، ص: ۶۷

Jamāl al-dīn, 'bd al-Raḥmān bin 'lī al-Jaūzī, Faḍā,l al-Qudus, (Dār al-afāq al-Jadydat, 1980ac, Berūit), p:67

[21] المائدۃ، ۵: ۲۱

Al-Mā,dat, Verse:21

[22] قلمی نسخہ خود نوشت سوانح حیات، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ، ص: ۴

Qalmī Nuskhat, Khod Nosht Sawāniḥ Ḥayāt, Mowlānā Shyr 'lī Shāh, p:04

[23] مولانا سمیع الحق، مکاتیب مشاہیر (موتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک جون ۲۰۱۱ء) ج:۱، ص: ۱۲۲۸

Mowlānā Samī' al-Ḥaq, Makātīb Mashāhīr, (Muū,tamar al-Muṣannifīn Dār al-'ulūm Ḥaqqāniyat, Akūrat Khatat, June-2011ac), Vol:01, p:1228

[24] چند دن مسجد اقصیٰ کی فضاؤں میں، ماہنامہ الحق، ج/۲، شمارہ ۱۰، جولائی ۱۹۶۷، ص: ۲۰

Chand Din Masjid Aqṣā, kī Faḍāūn may, Māhnāmat al-Ḥaq, Vol:02, Issue:10, July-1967, p:20

[25] چند دن مسجد اقصیٰ کی فضاؤں میں، ماہنامہ الحق، ج/۲، شمارہ ۱۰، جولائی ۱۹۶۷، ص: ۲۲

Chand Din Masjid Aqṣā, kī Faḍāūn may, Māhnāmat al-Ḥaq, Vol:02, Issue:10, July-1967, p:22

[26] قولہٗ تعالیٰ: {إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ} وَهِيَ حَنَّةُ بِنْتُ قَاقُوذَا أُمُّ مَرْيَمَ، وَعِمْرَانُ هُوَ عِمْرَانُ بْنُ مَاثَانَ وَلَيْسَ بِعِمْرَانَ أَبِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَبَيْنَهُمَا أَلْفٌ وَثَمَانُونَ سَنَةً۔ (معالم التنزیل فی تفسیر القرآن، تفسیر البغوی، ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، ۱۹۹۷م ج: ۲، ص: ۲۹)

M'ālim al-Tanzīl fī Tafsīr al-Qurān, Tafsīr al-Baghwī, Abū Muḥammad al-Ḥusain bin Mas'ūd al-Baghwī, (Dār Ṭybat li-al-Nashr wa Tawzī', 1997ac), Vol:02, p:29

[27] آل عمران،۳: ۳۵

Aāl 'mrān, Verse: 35

[28] تفسیر الطبری، محمد بن جریر الطبری (المتوفی: ۳۱۰ھ-)، دار ہجر للطباعۃ والنشر، ۲۰۰۱م ج:۵، ص: ۳۳۵

Tafsīr al-Ṭibrī, Muḥammad bin Jarīr al-Ṭibrī, (Dār Ḥijar le al-Ṭibā'at wa al-Nashr, 2001ac), Vol:05,p:335

[29] آل عمران، ۳: ۳۷

Aāl 'mrān, Verse:37

[30] چند دن مسجد اقصیٰ کی فضاؤں میں ،ماہنامہ الحق، ج/۲، شمارہ ۱۰، جولائی ۱۹۶۷، ص: ۲۳

Chand Din Masjid Aqṣā, kī Faḍāūn may, Māhnāmat al-Ḥaq, Vol:02, Issue:10, July-1967,p:23

[31] ص، ۳۸: ۱۷ – ۲۱

Ṣād, Verse:17-21

[32] سفر نامہ، ناصر خسرو (المتوفی: ۴۸۱ھ-)، بیروت، دار الکتاب ص: ۷۰

Safar Nāmat, Nāṣir Khusrū, (Dār al-Kitāb, Berūit), p:70

[33] چند دن مسجد اقصیٰ کی فضاؤں میں ،ماہنامہ الحق، ج/۲، شمارہ ۱۱، اگست ۱۹۶۷، ص: ۳۱

Chand Din Masjid Aqṣā, kī Faḍāūn may, Māhnāmat al-Ḥaq, Vol:02, Issue:11,Aug-1967,p:35

[34] چند دن مسجد اقصیٰ کی فضاؤں میں ،ماہنامہ الحق، ج/۲، شمارہ ۱۱، اگست ۱۹۶۷، ص: ۳۵

Chand Din Masjid Aqṣā, kī Faḍāūn may, Māhnāmat al-Ḥaq, Vol:02, Issue:11,Aug-1967,p:35

[35] قرآن کریم کے جن سات مقامات میں زکریا علیہ السلام کا ذکر ہوا ہے وہ یہ ہیں: ال عمران: ۳۷، ۳۷ مکرر، ۳۸، الانعام: ۸۵، مریم: ۲، ۷، الانبیاء: ۲۱، (المعجم المفہرس لألفاظ القرآن الکریم، ۲/ ۵۵)

Al-Mu'jam al-Mufahris le Alfāẓ al-Qurān al-Karīm, Vol:02,p:55

[36] آل عمران، ۳: ۳۹

Aāl 'mrān, Verse:39

[37] مریم، ۱۹: ۱۱

Maryam, Verse:11

[38] چند دن مسجد اقصیٰ کی فضاؤں میں ،ماہنامہ الحق، ج/۲، شمارہ ۱۰، جولائی ۱۹۶۷، ص: ۲۳

Chand Din Masjid Aqṣā, kī Faḍāūn may, Māhnāmat al-Ḥaq, Vol:02, Issue:10,July-1967,p:23

[39] یوسف، ۱۲: ۱۰

Yoūsaf, Verse: 10

[40] یوسف، ۱۲: ۱۵

Yoūsaf, Verse:15

[41] مراصد الاطلاع علی اسماء الامکنۃ والبقاع، عبد المؤمن البغدادی، بیروت، دار الجیل، ۱۴۱۲ھ- (۱/ ۳۱۰)

Marāṣid al-Iṭlā' 'lā asmā, al-Amkinat wa al-Buqā', 'bd al-Mū,min al-Baghdādī, (Dār al-Jiyal Berūit, 1412ah), Vol:01,p:310

[42] چند دن مسجد اقصیٰ کی فضاؤں میں ،ماہنامہ الحق، ج/۲، شمارہ ۱۰، جولائی ۱۹۶۷ ص: ۲۷

Chand Din Masjid Aqṣā, kī Faḍāūn may, Māhnāmat al-Ḥaq, Vol:02, Issue:10,July-1967,p:27

[43] چہار دفعہ سورۂ اعراف میں، چار دفعہ سورۂ ھود میں، ایک دفعہ سورۂ شعراء میں اور ایک دفعہ سورۂ عنکبوت میں آیا ہے (المعجم المفہرس لألفاظ القرآن الکریم، ج: ۲، ص: ۹۷)

Al-Mu'jam al-Mufahris le Alfāẓ al-Qurān al-Karīm, Vol:02,p:97

44 قصص القران، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاری، ج: ۱، ص: ۳۴۵

Qaṣaṣ al-Qurān, Mowlānā Ḥifẓ al-Raḥmān Sewhārī, Vol:01,p:345

45 مقدمہ تاریخ ارض القران، علامہ سید سلیمان ندوی، کراچی، مجلسِ نشریات، ج: ۲، ص: ۳۳۱

Muqaddimat Tārīkh Arḍ al-Qurān, 'lāmat Syed Sulymān Nadwī, (Majlis Nashriyāt, Karāchī), Vol:02,p:331

46 القصص، ۲۸: ۲۳

Al-Qaṣāṣaṣ, Verse: 23

47 چند دن مسجد اقصیٰ کی فضاؤں میں، ماہنامہ الحق، ج: ۳، شمارہ: ۵، جنوری ۱۹۶۸ء، ص: ۳۹

Chand Din Masjid Aqṣā, kī Faḍāūn may, Māhnāmat al-Ḥaq, Vol:03, Issue:05,Jan-1968,p:39

48 قرآنِ کریم میں جن مقامات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام آیا ہے، وہ یہ ہیں: البقرۃ: ۵۱، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۶۰، ۶۱، ۶۷، ۸۷، ۹۲، ۱۰۸، ۱۳۶، ۲۳۶، ۲۳۸، ال عمران: ۸۴، النساء: ۱۵۳، ۱۵۳ مکرر، ۱۶۴، المائدہ: ۲۰، ۲۲، ۲۴، الانعام: ۸۴، ۹۱، ۱۵۴، الاعراف: ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۲۲، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۳۱، ۱۳۴، ۱۳۸، ۱۴۲، ۱۴۲ مکرر، ۱۴۳، ۱۴۳ مکرر، ۱۴۴، ۱۴۸، ۱۵۰۔۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۹، ۱۶۰، یونس: ۷۵، ۷۷، ۸۰، ۸۱، ۸۳، ۸۴، ۸۷، ۸۸، ھود: ۱۷، ۹۶، ۱۱۰، ابراھیم: ۵، ۶، ۸، الاسراء: ۲، ۱۰۱، الکھف: ۶۰، ۶۶، مریم: ۵۱، طہ: ۹، ۱۱، ۱۷، ۱۹، ۳۶، ۴۰، ۴۹، ۵۷، ۶۱، ۶۵، ۶۷، ۷۰، ۷۷، ۸۳، ۸۶، ۸۸، ۹۱، الانبیاء: ۴۸، الحج: ۴۴، المومنون: ۴۵، ۴۹، الفرقان: ۳۵، الشعراء: ۱۰، ۴۳، ۴۵، ۴۸، ۵۲، ۶۱، ۶۳، ۶۵، النمل: ۷، ۹، ۱۰، القصص: ۳، ۷، ۱۰، ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۴۳، ۴۴، ۴۸، ۴۸ مکرر، ۷۶، العنکبوت: ۳۹، السجدہ: ۲۳، الاحزاب: ۷، ۶۹، الصافات: ۱۱۴، ۱۲۰، غافر: ۲۳، ۲۶، ۲۷، ۳۷، ۵۳، فصلت: ۴۵، الشوری: ۱۳، الزخرف: ۴۶، الاحقاف: ۱۲، ۳۰، الذاریات: ۳۸، النجم: ۳۶، الصّف: ۵، النازعات: ۱۵، الاعلیٰ: ۱۹۔

49 البقرۃ، ۲: ۶۱

Al-Baqarat, Verse:61

50 مولانا شیر علی شاہ، چند دن مسجد اقصیٰ کی فضاؤں میں، ماہنامہ الحق، اکتوبر ۱۹۶۷ء، ص: ۲۹

Chand Din Masjid Aqṣā, kī Faḍāūn may, Māhnāmat al-Ḥaq, Oct-1967,p:29

51 البقرہ: ۸۷، ۱۳۶، ۲۵۳، ال عمران: ۴۵، ۵۲، ۵۵، ۵۹، ۸۴، النساء: ۱۵۷، ۱۶۳، ۱۷۱، المائدہ: ۴۶، ۷۸، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۱۴، ۱۱۶، الانعام: ۸۵، مریم: ۳۴، الاحزاب: ۷، الشوری: ۱۳، الزخرف: ۶۳، الحدید: ۲۷، الصّف: ۶، ۱۴، (المعجم المفہرس لألفاظ القرآن الکریم، ج: ۲، ص: ۲۳۲)

Al-Mu'jam al-Mufahris le Alfāẓ al-Qurān al-Karīm, Vol:02,p:232

52 آل عمران: ۴۵، النساء: ۱۵۷، ۱۷۱، ۱۷۲، المائدہ: ۱۷، ۱۷ مکرر، ۷۲، ۷۲ مکرر، ۷۵، التوبہ: ۳۱، ۳۲، (المعجم المفہرس لألفاظ القرآن الکریم، ج: ۳، ص: ۸۳)

Al-Mu'jam al-Mufahris le Alfāẓ al-Qurān al-Karīm, Vol:03,p:83

53 البقرہ: ۸۷، ۲۵۳، ال عمران: ۴۵، النساء: ۱۵۷، ۱۷۱، المائدہ: ۱۷، ۱۷ مکرر، ۳۶، ۷۲، ۷۵، ۷۸، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۱۴، ۱۱۶، التوبہ: ۳۱، مریم: ۳۸، المومنون: ۵۰، الاحزاب: ۷، الزخرف: ۵۷، الحدید: ۲۷، الصّف: ۶، ۱۴، (المعجم المفہرس لألفاظ القرآن الکریم، ج: ۱، ص: ۴۵)

Al-Mu'jam al-Mufahris le Alfāẓ al-Qurān al-Karīm, Vol:01,p:45

54 آل عمران، ۳: ۵۹

Aāl 'mrān, Verse:59

55 آل عمران، ۳: ۴۵

Aāl 'mrān, Verse:45

[56] المائدۃ، ۵: ۱۱۴

Al-Mā,dat, Verse:114

[57] رحلۃ ابن بطوطۃ، (تحفۃ النظار فی غرائب الأمصار و عجائب الأسفار)، محمد بن عبد اللہ، الرباط، إکادیمیۃ المملکۃ المغربیۃ، ۱۴۱۷ھ، ج: ۱، ص: ۲۴۹
Reḥlat Ibn-e-Baṭūṭat, Tuḥfat al-Nizār fī Gharā,b al-Amṣar wa 'jā,b al-Asfār, Muḥammad bin 'bd Allāl, (Al-Ribāṭ, Akādīmiyat Al-Mamlikat al-Gharbiyat, 1417ah), Vol:01,p:249

[58] چند دن مسجد اقصیٰ کی فضاؤں میں، ماہنامہ الحق، ج/۲، شمارہ ۱۱، اگست ۱۹۶۷، ص: ۳۱
Chand Din Masjid Aqṣā, kī Faḍāūn may, Māhnāmat al-Ḥaq, Vol:02, Issue:11,Aug-1967,p:31

[59] چند دن مسجد اقصیٰ کی فضاؤں میں، ماہنامہ الحق، ج/۲، شمارہ ۱۱، اگست ۱۹۶۷، ص: ۳۱
Chand Din Masjid Aqṣā, kī Faḍāūn may, Māhnāmat al-Ḥaq, Vol:02, Issue:11,Aug-1967,p:31

[60] مریم، ۱۹: ۲۵

Maryam, Verse:25

[61] البدایۃ والنہایۃ، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر، بیروت، دار إحیاء التراث العربی، ۱۹۸۸م ج: ۲، ص: ۸۹
Al-Bidāyat wa al-Nihāyat, Abū al-Fidā, ,esmā'īl bin 'umar, (Dār Iḥyā, al-Turāth al-'rabī, 1988ac), Vol:02,p:89

[62] تفسیر ابن کثیر، إسماعیل بن عمر بن کثیر، دار طیبۃ، ۱۹۹۹م، ج: ۵، ص: ۲۲۳
Tafsīr Ibn-e-Kathīr, Abū al-Fidā, ,esmā'īl bin 'umar,(Dār Ṭybat,1999ac), Vol:05,p:223

[63] چند دن مسجد اقصیٰ کی فضاؤں میں، ماہنامہ الحق، ج: ۳، شمارہ: ۱، اکتوبر ۱۹۶۷، ص: ۲۲
Chand Din Masjid Aqṣā, kī Faḍāūn may, Māhnāmat al-Ḥaq, Vol:03, Issue:01,Oct-1967,p:22

[64] مریم، ۱۹: ۲۴

Maryam, Verse:24

[65] چند دن مسجد اقصیٰ کی فضاؤں میں، ماہنامہ الحق، ج: ۳، شمارہ: ۱، اکتوبر ۱۹۶۷، ص: ۲۳
Chand Din Masjid Aqṣā, kī Faḍāūn may, Māhnāmat al-Ḥaq, Vol:03, Issue:01,Oct-1967,p:23